رجسٹرڈ ایل نمبر ۹۶

بشارت دیتا ہوں آرام بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس سے رنج تیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی مراد ہے
فیجعلان الذی اخزوھی الاعادی

وار اخبار جو ہر ہفتہ بمعرات کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فاروق

ایڈیٹر و پروپرائیٹر ایم قاسم علی

جلد ۳ | یوم پنجشنبہ مورخہ ۲۲/۲۹ نومبر ۱۹۱۷ء | نمبر ۴۳-۴۴

وجہ توقف اشاعت فاروق

۸ نومبر ۱۹۱۷ء کا ۴۲ پرچہ فاروق شائع کر چکا تھا۔ کہ ۱۱ نومبر کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے وزیر ہند سے ملاقات کا ارادہ فرمایا۔ اور نیز سلسلہ احمدیہ کیطرف سے ڈیپوٹیشن بھی پیش ہونا تھا۔ حضور نے بارہ بجے دوپہر کے وقت حکم دیا۔ کہ خادم قوم ایڈیٹر فاروق آج ہی روانہ دہلی ہو جاوے۔ اور وہاں جاکر جائے قیام وغیرہ کا انتظام کرے۔ بصدور حکم امیر المومنین میں فوراً روانہ دہلی ہو گیا۔ اور وہاں پہونچ کر باوجود قلت وقت کے خدا کے فضل سے قیام وطعام وغیرہ کا سب انتظام کر لیا۔ ۱۴ کو حضور پرنور مع خدام دہلی پہونچے۔ اور ۲۲ نومبر کو وہاں سے فائز المرام بخیریت تمام بعد عصر واپس رونق افروز دارالامان ہوئے۔ اور یہ خاکسار بھی ہمرکاب تھا اس وجہ سے ۱۵ و ۲۲ نومبر کا فاروق شائع نہ ہوا۔ دارالامان پہونچ کر ایک دوسرا کام پیش آیا۔ یعنی ۲۴ و ۲۵ نومبر کو اصحاب الفیل نے ارض حرم پر حملہ کیا۔ اور سلسلہ کے اشد ترین دشمنوں کی گگ لیکر احمدیت کے خلاف جلسہ رچایا۔ تین دن اس جلسہ کی کیفیت معلوم کرنے میں صرف ہوئے۔ اور ۲۷ نومبر سے اخبار کا لکھوانا شروع کیا۔ باوجود کاتب فاروق کی غیر حاضری کے کہ وہ اپنی اہلیہ صاحبہ کی بیماری کی وجہ سے اپنے وطن چلے گئے تھے۔ ایک دوسرے کاتب صاحب سے بشکل ۲۲/۲۹ نومبر کا پرچہ لکھوایا۔ اور وہ یہی پرچہ ہے۔ جو ارسال خدمت ہے۔ اس سال مجھے متواتر تبلیغ و اشاعت سلسلہ و مباحثات کے لئے بکثرت حضرت فضل عمر دارالامان سے باہر جانا پڑا ہے۔ جسکی وجہ سے فاروق اکثر بے وقت نکلتا رہا۔ گو سب پرچے پورے شائع کر دئے۔ اور خریداران کو بجز دیر میں پرچہ پہونچنے کے اور کوئی تکلیف نہیں ہوئی نہ نقصان ہوا۔ بلکہ بعض دوستوں نے میری اس دینی خدمت کی جو زیر حکم حضرت خلیفۃ المسیح میں کرتا رہا۔ پرواہ نہ کرکے مجھ سخت خط لکھے۔ بعض نے لکھا کہ ہمارا چندہ واپس بھیجو۔ بعض نے لکھا کہ آئندہ ہمارے نام فاروق بند کر دو۔ مگر الحمد للہ کہ بعض نے ایسے [illegible] جن سے میری اس دینی خدمت کو نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھا اور میرا شکریہ ادا کرتے ہوئے اخبار کا چندہ پہلے سے بھی بڑھ کر دیا۔ اور میری حوصلہ افزائی کی۔ اور شکایت کرنیوالے دوستوں کو نصیحت کی۔ کہ وہ بجائے شکر گذاری کے ایڈیٹر فاروق کو کیوں ملامت کرتے اور شکائتیں لکھتے ہیں۔ انشاء اللہ ایسے خطوط کو اور شکایتی خطوط کو بھی آئندہ اشاعت میں وقتاً فوقتاً میں ناظرین کے سامنے رکھوں گا۔ اور میں اسپر ایک مفصل مضمون فاروق میں لکھنے والا ہوں۔ جسکے ذریعہ تمام ناظرین فاروق کو جو فاروق کی امداد سے دست بردار ہونا چاہتے ہیں۔ اور جو اس کی امداد میں دست درازی کرنے والے ہیں۔ حقیقت الحال سے واقفیت ہو جائیگی اور میں یقین کرتا ہوں۔ کہ جن دوستوں نے فاروق کی آئندہ خریداری سے دست برداری چاہی ہے۔ یا چندہ واپس مانگتے ہیں۔ یا جن کے ذمہ بقایا چار ماہ رساں کا چندہ ہے وہ نہیں ادا کرتے۔ ان سب کو اپنی غلطی کا اعتراف کرکے پیش از پیش فاروق کی امداد میں قدم بڑھانا پڑے گا۔ میرے دوست خوب یاد رکھیں کہ فاروق کو بند نہیں کیا جائے گا۔ انشاء اللہ یہ جاری رہے گا [illegible] ان میں سے ایک بھی ایسا نہ ہوگا۔ جو یہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چاہنے والا ہو۔ کہ اخبار کو بند کر دیا جائے۔ ایڈیٹر فاروق خدا کے فضل سے دوہری خدمت سلسلہ کر رہا ہے۔ اخبار کے ذریعہ دارالامان میں رہ کر۔ اور زبان کے ذریعے دارالامان سے باہر جا کر۔ اور اس صدر میں تمام خریداران فاروق کا بھی حصہ ہے۔ بشرطیکہ وہ ثمر سدر سے اس ثواب کو حاصل کرنے والے ہوں۔ خریداران فاروق اس تبلیغی ثواب میں اسطرح حصہ دار ہیں۔ کہ انہوں نے فاروق کی خریداری کر کے اس کا چندہ ادا کر دیا ہے یا کرتے رہتے ہیں۔ اور وہ ہفتہ وار فاروق کو دیکھنا چاہتے ہیں مگر خادم قوم ایڈیٹر فاروق جبکہ بحکم امام باہر تبلیغ و مباحثہ کے لئے جاتا ہے۔ تو ان ایام میں فاروق شایع نہیں ہوتا۔ بلکہ خریداران فاروق کی طرف سے زبانی تبلیغ ایڈیٹر فاروق کرتا ہے۔ جس کا ثواب ان کو بھی حصہ رسدی پہونچتا ہے۔ فاروق کی امداد و خریداری سے سب سے بڑی دوستوں کی غرض اشاعت سلسلہ و تبلیغ سلسلہ ہے سو وہ فاروق کے ذریعہ علمی طور پر اور باہر جا کر زبانی طور پر آپ کا خادم ایڈیٹر فاروق کرتا ہے۔ پھر گھبرانے اور فاروق کو بند کرنے اور چندہ واپس لینے اور شکایت کرنے کا کونسا موقعہ ہے۔ یہ تو مقام شکر ہے نہ کہ کفر؟ کہ ایڈیٹر فاروق کی زبانی تبلیغ و اشاعت کے ثواب میں سے بھی خریداران فاروق کو چندہ سے خرچ کرنے پر حصہ مل جاتا ہے۔ اور پھر فاروق بھی آگے پیچھے ان کے پاس پہونچ جاتا ہے۔ کوئی نمبر اس کا کم نہیں ہوتا۔ بتاؤ اس میں خریداران فاروق کو کونسا خسارہ ہے؟ بجز اس کے کہ ٹھیک وقت پر نہیں پہونچتا۔ آگے پیچھے ملتا ہے۔ سو فاروق کے آگے پیچھے نکلنے سے نہ تو ثواب میں کچھ فرق آتا ہے۔ نہ اس کے مضامین میں بے ربطی ہو جاتی ہے۔ نہ وہ باسی بعد از وقت کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔ کیونکہ فاروق کوئی دنیاوی پرچہ نہیں کہ جس میں جنگ و جدال کی تازہ تازہ خبریں ہوتی ہیں۔ جو اگر وقت پر نہ پہونچا تو باسی ہو جائینگی۔ ہرگز نہیں۔ فاروق کے مضامین سلسلہ کی تبلیغ و اشاعت میں مذہبی ہوتے ہیں وہ اگر چار دن پہلے ملے تب۔ یا چار دن بعد ملے تب ہمیشہ تازہ کے تازہ رہتے ہیں۔ سو

احمدی دوستو! اسقدر گھبرایا نہ کرو۔ بلکہ خوشی منایا کرو کہ تمہارا ایک چیز خادم تمہاری طرف سے نہ صرف تحریری قلمی خدمت سلسلہ کرتا ہے۔ بلکہ زبانی طور پر دورہ کر کے بھی تبلیغ کا کام دیتا ہے۔ جسمیں تم بھی حصہ دار ہو۔ کیا تم یہ چاہتے ہو۔ کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حکم کا انکار کر دیا جاوے۔ جبکہ وہ کسی دینی خدمت کے واسطے اس خادم کو روانہ کریں۔ اور اس گناہ کے تم بھی زیادہ باعث ہونا چاہتے ہو۔ اور ثواب عظیم کو چھوڑتے ہو۔ ایسا نہ کرو۔ جو ثواب کو کھو کر عذاب خریدو چند پیسوں کو اس پر ترجیح نہ دو۔ آئندہ تمہارا اختیار ہے والسلام

قاضی لم یلیق صاحب

ہم تو سمجھتے تھے کہ خاندان رطل بوقت مسیح موعود کی بعثت کے ساتھ ہی تباہ ہو چکا ہے۔ مگر معلوم ہوا کہ ابھی اگلی یادگار باقی ہے۔ آپ ایک روز "کردہ می آید" النبوۃ بعدی مجھ خاتم النبیین ایسے اہم مسئلہ پر ایک طالب علم سے الجھ پڑے۔ ہمارے ایک دوست بھی اتفاقاً اس راہ سے گذر رہے تھے۔ یہ آویزش دیکھ کر وہ بھی دو منٹ کے لئے ٹھہر گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ فضیلت مآب لم یلیق صاحب کے منہ سے جھاگ بہ رہی ہے۔ اور بار بار فرماتے ہیں۔ پھر لم یلیق کے کیا معنے ہوئے۔ معنے والے حیران کہ آپکی یہ کس جانور کا نام ہے۔ آخر جرأت کر کے پوچھا۔ کہ حضور یہ لم یلیق کیا ارشاد ہوا۔ فرمایا۔ اگر تم ایسے ہی جاہل ہو۔ تو ایک عالم سے گفتگو کرنے کا حوصلہ کیوں کر بیٹھے۔ علماء (بروزن حمقاء) کے منہ آنے کی ہر کس و ناکس کو جرأت نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ حدیث ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ کیا تمہیں اتنی بھی خبر نہیں۔ اسپر وہ دوست تو بیچارا شاد کہہ مرعوب اکر آپ پر عامل ہوئے۔ ایک دو لڑکے کھڑے رہ گئے۔ ایک طالب علم نے پوچھا کہ حضرت تصحیح نقل فرمائیے۔ ہم بھی دیکھیں کہ یہ لفظ کونسی کتاب میں ہے۔ مولانا لم یلیق

ایک بڑے آدمی سے گفتگو

بڑا آدمی۔ کوئی دانا آدمی حضرت مرزا صاحب کو نبی اللہ نہیں قبول کریگا

راقم۔ مجھے یقین ہے کہ سینٹ لوقا متی باب ۲۴ اور مرقس باب ۱۳ ہم لوگوں سے مذہبی امور میں دانا تر معلوم ہوتے ہیں۔ انہوں نے ہی فرمایا ہے کہ حضرت مسیح فرماتے تھے کہ میری بعثت ثانیہ کی چار علامتیں ہیں۔ یعنی پلیگ۔ خوفناک بیگیں۔ زلازل۔ قحط۔ جب یہ علامتیں ظہور پذیر ہوں تو سمجھو کہ میں آگیا۔ علاوہ ازیں اور بھی علامتیں ہیں۔ مگر گنجائش وقت و فرصت نہیں ہے۔ اور قرآن شریف میں بھی کسی نبی رسول کی بعثت کے زمانہ کی بھی نشانیاں بتائی گئی ہیں۔ سو جب بائبل اور قرآن شریف کی رو سے کسی نبی کی بعثت کی یہی علامات مشہود و محسوس ہیں۔ اور زمانہ کسی مصلح کی ضرورت کو پکار رہا ہے تو پھر اس نبی سے کوئی دانا انکار نہیں کر سکتا۔

علاوہ ازیں آپ لوگ بھی تو کسی کو K.B خان بہادر وغیرہ القاب سے سرفراز کر دیا کرتے ہیں۔ گو ایسا شخص قوم ہنود سے مسلمان ہو گیا ہو۔ اور پٹھان قوم سے اس کا تعلق نہ بھی ہو۔ مگر وہ خان صاحب خان بہادر کا لقب پا لیتا ہے۔ اسیطرح قرآن شریف کی رو سے جو شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے رنگ میں بوجہ کمال اتباع ہو جاوے۔ خدا سے بوجہ کثرت مکالمہ مخاطبہ نبی کا لقب دیکر سرفراز کر دیتا ہے یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ حضرت مرزا صاحب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے علیحدہ ہو کر نبی بنتے ہیں یا محمدن لار

صاحب اپنی لال کتاب تو گھر بھول آئے تھے۔ جب سے ہمارے غیر از جماعت فضلاء کے پرچہ پیغام کا ایک ورق ردی سے اٹھا کر اپنی انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا۔ کہ یہ دیکھو لکھا ہے۔ لم یلبق من النبوۃ۔ اسپر ایک فرمائشی قہقہہ پڑا۔ طالب علم نے کہا کہ آپ لم یلبق کیوں پڑھتے ہیں۔ داڑھی پر ہاتھ پھیر کر تو میں نہیں کہہ سکتا۔ کیونکہ وہ تو اس ہم درمعصیت رستہ بود کی تذر ہو چکی تھی۔ اپنی چہ آنکھیں نکال کر ہمارے طالب علم سے بولے۔ تم علم صرف سے بالکل بے بہرہ ہو۔ یہ لم تمہیں کہیں نہیں دیتا۔ کیا لم جازمہ نہیں ہوتا پس اسکی وجہ سے یلبق نہ پڑھا جاویگا۔ تو اور کیا پڑھینگے سبحان اللہ وبحمدہ۔ جس قوم کی باگ ایسے ایسے علم دوست بزرگوں کے ہاتھ میں ہو۔ وہ کیوں نہ ہر قسم کی ترقی کریگی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵/۲۲ نومبر ۱۹۱۷ء

مشروط بشارت

حضرت اقدس مسیح موعود کے اشتہارات کا مکمل مجموعہ شائع کرنیکی تجویز

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیفات خدا کے فضل سے ایسی محفوظ ہیں کہ جن کا ہر زمانہ میں اہل زمانہ کے لئے موجود رہنا نہایت آسان ہے البتہ حضور علیہ السلام کی وہ تقریریں جو وقتاً فوقتاً حضور فرماتے رہے ہیں وہ سلسلہ کے اخبارات میں مختلف عنوانوں سے ضبط تحریر میں آکر شائع ہو چکی ہیں۔ جن کی نسبت یہ احتمال ہے کہ جبتک اخباروں کے مکمل فائل ملینگے تب تک وہ تقریریں اور ڈائریاں اور الہامات خاص خاص لوگوں کے دیکھنے میں آتے رہینگے لیکن ان کو اگر ایسی حالت میں رہنے دیا تو ضرور ان کے ضائع ہونے کا بھی احتمال ہے ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ لوگ حضور کی تصنیفات کے علاوہ مکتوبات اور کلمات طیبات وغیرہ کو تلاش کرتے پھرینگے مگر دستیاب نہ ہونگے۔ ان سب سے بڑھکر حضور کے کارنامجات اور خدمت اسلام اور اتمام حجت علی المخالفین کے ضمن میں حضور کے وہ اشتہارات ہیں جو بڑے بڑے اہم واقعات اور الٰہی نشانات پر مشتمل ہیں اور مختلف اوقات میں ہزاروں کی تعداد میں طبع کرا کے غیر مسلموں غیر احمدیوں غیر ملکوں میں شائع کئے اور عوام و خواص نے ان کو پڑھکر تلف کر دیا۔ نہ ہی دارالامان میں ان کا کوئی مکمل فائل رکھا گیا۔ نہ ہی ان کے جمع کرنے کا کسی کو خیال آیا۔ ان اشتہارات کا نہ صرف آئندہ زمانہ میں ہی دستیاب ہونا ناممکن ہوگا۔ بلکہ خود ہمارے زمانہ میں ہی ڈھونڈنے پر چند احباب کے پاس مختلف مختلف اشتہاروں کی ایک آدھ کاپی کا ملنا بھی دشوار تر ہو رہا ہے۔

میں یہ بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس خادم سلسلہ خاکسار قاسم علی نے نہایت جستجو اور تلاش کے بعد اسقدر اشتہارات نکر کے مخالف و موافق سے یکجا جمع کر لئے ہیں تعداد ۱۸۰ کے قریب ہے۔

کرنے کے بعد میں نے ایسے احباب کا پتہ لگایا۔ جن کے پاس سنا گیا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کل اشتہارات مکمل موجود ہیں۔ ایسے احباب کے پاس پہنچکر میں نے ان کے فائلوں کے ساتھ اپنے جمع کردہ فائل کا مقابلہ کیا تو الحمد للہ کہ میرا فائل سب سے زیادہ مکمل نکلا۔ چنانچہ بموجب منظور الٰہی سو ہدرجی (جو اب بدقسمتی سے قطع تعلق کر کے مصنوعی مدینۃ المسیح میں رہ گزین ہیں) کا فائل سب سے زیادہ مکمل تھا اس سے بھی اس ناچیز کا مجموعہ زیادہ نکلا۔ پھر شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اور مکرمی محمد اسمٰعیل صاحب مولوی فاضل کے اشتہارات سے مقابلہ کیا۔ تو سب سے بھی کامل تر میرا فائل نکلا پھر میں نے لدھیانہ سے سفر کے نہایت دیرینہ ممبر اخی ام منشی محمد ابراہیم کا فائل دیکھنے منگا کر مقابلہ کیا تو اس سے بھی زیادہ میرے اشتہارات پائے گئے اس مقدور بھر مقابلہ کے بعد میں نے مصمم ارادہ کیا کہ ان کو چھپوا کر کتاب کی صورت میں جمع کر دیا جائے جب میں نے ان کو طبع کرنا چاہا تو مکرمی مفتی محمد صادق صاحب نے مجھے دہلی میں خط لکھا کہ میں اشتہارات کو چھپوا رہا ہوں آپ ابھی نہ چھپوائیں۔ میں نے چند اشتہارات کو چھپوا کر کام بند کر دیا اور مفتی صاحب کے مجموعہ کا انتظار کرتا رہا مفتی صاحب نے سات جلدوں میں مجموعہ اشتہارات کو چھپوایا جس میں نہ کوئی ترتیب ملحوظ رکھی نہ کل اشتہارات ہی جمع کئے جو اشتہار جس وقت ہاتھ آیا بلا ترتیب زمانی اسکو کسی حصہ میں چھاپ دیا غرضیکہ وہ سات جلدیں میرے پاس پہنچیں میں نے ان سے بھی اپنے فائل کو ملایا تو میرا فائل ان سے دوگنا پایا گیا فللہ الحمد

اب ایک تحریک کی بنا پر مجھے پھر اسکا خیال آیا ہے کہ اشتہارات کا مکمل مجموعہ جو میرے پاس ہے اسکو ترتیب وار چھپوا کر شائع کروں۔ تاکہ یہ فائل نایاب کتابی صورت میں محفوظ ہو کر آئندہ آنیوالی نسلوں کے واسطے مفید ثابت ہو۔ لیکن اسکے لئے بہت روپیہ کی ضرورت ہے اگر سارے فائل کو ایک ہی جلد میں چھپوایا جائے تو ہزار ہا روپیہ کا خرچ ہے خصوصاً اس گرانی کاغذ اور اضافہ مصارف مطبع کے ایام میں تو اور بھی مشکل ہے۔ اسلئے میں نے یہ تجویز سوچی ہے کہ کل مجموعہ کو چار دوں جلدوں میں چھاپا جائے اور یہ ترتیب ہو کہ سلسلہ اشتہارات جو ۸۸ء سے پہلے کا ہے وہ ایک جلد میں ۹۰ء تک کا سلسلہ دوسری جلد میں اور ۱۹۰۰ء تک کا تیسری جلد میں اور ۱۹۰۸ء یوم وفات تک کا سلسلہ چوتھی جلد میں ہو۔ اسی طرح چاروں جلدوں میں یہ مجموعہ جمع کر دیا جائے۔ لیکن اسکے واسطے میں محبان مسیح موعود سے ایک پیشگی امداد کی درخواست کرتا ہوں اور وہ

درخواست یہ ہے

کہ اگر بانسو خریدار اپنی درخواستیں خریداری کے لئے بھیجدیں اور ایک ایک روپیہ جلد اول کی قیمت کا درخواست کے ساتھ پیشگی عطا فرمادیں تو بانسو درخواست مع ایک ایک روپیہ پیشگی کے پورا ہو جانے پر میں اس کام کو شروع کر کے جلد اول انشاء اللہ جلد مکمل کر کے ان کے پاس بھیج

اب یہ احباب کی ہمت پر منحصر ہے کہ آیا وہ میری پکار پر کہاں تک لبیک کہنے کے لئے قدم آگے بڑھاتے ہیں اگر جلسالانہ تک یہ تعداد درخواستوں کی پوری ہو گئی تو قوم کے لئے کچھ مشکل نہیں پوری ہو گی بانسو درخواست کے ہمراہ ایک

بشرط خیریت و زندگی جنوری ۱۹۱۸ء کام شروع کر کے چند ماہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تین آیات قرآنی

حضرت مرزا صاحب کے راستباز ہونے پر شاہد ہیں

(نوشتہ مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی)

اسکے بعد ہم معیار صداقت کے طور پر قرآن کریم کی تیسری آیت پیش کرتے ہیں وہ ہذا ما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً۔ اس آیت میں یہ اصل پیش کیا ہے کہ خدا تعالےٰ کی یہ سنت ہے کہ جبتک پہلے اپنے کسی رسول کو نہ بھیج لے دنیا میں عذاب نہیں بھیجا کرتا۔ اب اس اصل کے مطابق ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں ایک طرف انواع اقسام کے عذاب ظہور پذیر ہیں۔ اور دوسری طرف ان کے ظہور سے پہلے حضرت مرزا نے خدا کی طرف سے مامور اور مرسل ہونے کا دعویٰ کیا۔ اب اگر طاعون۔ زلازل سیلاب اور طوفان۔ قحط۔ مری۔ خطرناک عالمگیر جنگ یہ سب عذاب تسلیم کئے جاتے ہیں۔ تو دوسری طرف ان عذابوں سے پہلے خدا تعالےٰ کی طرف سے کسی رسول کا مبعوث ہونا بھی ضروری تھا ہم کہتے ہیں۔ ان عذابوں سے پہلے خدا تعالےٰ نے اپنی سنت کے مطابق ایک رسول بھیجا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جو حضرت مرزا صاحب ہیں اور اگر مرزا صاحب وہ رسول نہیں تو پھر دوسرا بتاؤ کہ وہ کون ہے اور کہاں ہے اور دنیا کے کس گوشہ میں رہتا ہے جس نے حضرت مرزا صاحب کی طرح ان عذابوں سے پہلے دعویٰ کیا اور ان عذابوں کی قبل از ظہور اطلاع دی جیسا کہ مثلاً آپکے اس الہام سے ظاہر ہے۔ "دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کریگا" اس الہی میں دنیا اور نذیر اور قبول نہ کیا اور بڑے زور آور حملوں کے الفاظ صاف بتاتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب ساری دنیا کے [illegible] کر آئے ہیں۔ جن کے نہ قبول کرنے کی وجہ سے خدا تعالےٰ کی طرف سے طرح طرح کے عذابوں کی صورت میں زور آور حملے سرزد ہونگے جنکی غرض یہ ہوگی کہ تا لوگ خدا کے اس نذیر پر ایمان لائیں۔

اب ہم پوچھتے ہیں کہ کیا اس آیت کے پیش کردہ معیار صداقت کے رُو سے حضرت مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے ثابت ہوتے ہیں یا نہ؟ اگر سچے ثابت ہوتے ہیں تو تم ان کی تکذیب کرنیوالے ٹھہرے یا نہیں؟ اور پھر آپکی تکذیب سے ساتھ ہی اس آیت کی تکذیب ہوتی ہے یا نہیں؟

اور اگر سچے ثابت نہیں ہوتے تو آپ اس معیار کے رُو سے حضرت مرزا صاحب کے سوا کوئی دوسرا مصداق پیش کریں۔ ہمنے نمونہ کے طور پر یہ چند آیات بطور معیار صداقت پیش کر کے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پیش کی ہے۔ اگر کوئی میدان مقابلہ میں آکر قرآن کریم کی رُو سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت کے متعلق کچھ کہیگا تو ہم اسے بتا دینگے کہ قرآن میں کسقدر آیات ہیں کہ جن کی رُو سے حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے دعاوی کی تصدیق ہوتی ہے

عذر نامعقول ثابت میکند الزام را

ہمنے پیغام کے مدیر کو اس طرف بذریعہ اخبار مذکور توجہ دلائی تھی کہ وہ بری مخالفت میں جو چاہے لکھے اور خوب پیٹ بھر کر گالیاں دے لے مگر وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہتک کا مرتکب نہ ہوا کرے کیونکہ انی مھین من اراد اھانتک وارد تنزیل من رب العالمین ہے ایسا نہ ہو کہ انجام بد ہو) ہمارے سے ہماری مراد یہ نہیں کہ وہ نبوت کے خلاف مضمون لکھتا ہے بلکہ یہ کہ وہ کوئی ایسا فقرہ نہ شائع کیا کرے جس سے حضور علیہ الصلوٰۃ کی راستبازی پر براہ راست یا بالواسطہ حملہ ہوتا ہو تعجب ہے کہ یہ پند سود مند پیغام کی الٹی کھوپری میں نہیں آئی اور وہ ہماری ضد میں اس بات پر اڑ گیا ہے کہ نہیں میں تو ضرور ایسا کرونگا۔ اچھا بھائی تیری مرضی

جی میں آئے کر اذا الم تستحی فاصنع ما شئت

نے تو تیری خالص ہمدردی سے کہا تھا۔ ورنہ وہ جو دنیوں چاند تو آسمان نبوت پر ایسی روشنی دے رہا ہے گلستان احمدیت میں ہر ایک کے دل کو سرور اور آنکھوں میں نور ہے خاک ڈالنے والے یا خاک اڑانے والے اپنے ہی چہرونکو بدنما بنا رہے ہیں جب انذاری پیشگوئی کے متعلق حضور نے صاف صاف لکھدیا کہ ہم کسی کے روکے سے نہیں رکے بلکہ ہم خود پہلے یہ عمد کر چکے ہیں اور ہمارا طریق بھی یہی ہے کہ بلا درخواست شائع نہیں کرتے تو پھر یہ کیوں کہا جائے کلمۃ الحق پہنچانے میں آپنے دیر کیا اور مسیح ناصری نے تو صلیب پر چڑھنا قبول کیا۔ اور کلمۃ الحق نہ پہونچا مگر اسکا مثیل نعوذ باللہ ایسا بزدل تھا کہ ایک ہی دھمکی میں دم بخود رہ گیا حالانکہ حضور فرماتے ہیں ؎

کہ صادق بزدلے نہ بود اگر ہیند قیامت را

(سلیم الباری)

نذر

میں نہ دب جاؤں الٰہی کسی غم کے نیچے
سر بسجدہ ہوں ترے فضل و کرم کے نیچے
صاحب تاج ہوں یا مفلس و محتاج و گدا
یا خدا سب ہیں تیرے دست کرم کے نیچے
ہمکو معلوم ہے سب تیری حقیقت واعظ
کبھی آئے نہیں ہم تیرے دم کے نیچے
حیف صد حیف کہ عیسیٰ ہوں ابھی تک زندہ
دفن حضرت ہوں مدینے میں حرم کے نیچے
آرزو ہے دل خستہ کی خداوند جہاں
قبر ہو میری محمدؐ کے قدم کے نیچے
شان و شوکت ہو کہ رفعت ہو شجاعت آحشم
سب نبی آکے پناہ شاہ امم کے نیچے
خیر ہو دل کی مرے اے مرے خلاق جہاں
ہر گھڑی رہتا ہے یہ رنج و الم کے نیچے
جان ہے تجھ پہ فدا دل ہے تصدق تجھ پر
دم جو نکلے تو مرا تیرے قدم کے نیچے
اللہ اللہ دل زار کی ہمت دیکھو
کچھ بھی پرواہ نہیں گو کہ ہے غم کے نیچے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثلث القرآن فی رمضان

نواں رکوع

بعد از نماز عصر
۴۵ منٹ — ۵ بجے

۳۹۲ - ان تھدوا من اضل اللہ - جس کو خدا اس کے اعمال کے لحاظ سے گمراہ مقرر کر چکا ہو جب تک وہ اس حالت میں ہے تم اسے ہدایت یافتہ کس طرح قرار دے سکتے ہو۔

۳۹۳ - حتّٰی یھاجروا فی سبیل اللہ - اس زمانہ میں بھی جو غیر احمدیوں سے نکل کر کھلم کھلا شامل نہ ہوگا - اسکے ساتھ بھی وہی معاملہ چاہیئے - جو غیر احمدیوں سے ہے یعنے نہ نماز ان کے پیچھے پڑھی جائے نہ لڑکی دی جائے۔

دسواں رکوع

۳۹۴ - وما کان لمؤمن یعنی ایسا نہ ہو کہ جنگوں میں ایک ایسی سپرٹ پیدا ہو جائے - جس سے تم آپس میں بھی خونریزی کرنے لگجاؤ اسلئے متنبہ کیا۔

۳۹۵ - الا خطاءً - جنگ میں کسی کو کافر سمجھ لیا وہ مومن تھا - بہ نیت قتل کوئی ضرب خفیف نہیں پہنچائی وغیرہ صورتیں

۳۹۶ - میثاق فدیۃ - یہ کافر مقتول کا ذکر ہے اسلئے اسکی دیت کا پہلے ذکر کیا کیونکہ دنیا پسند کرنے والوں کو روپیہ کا زیادہ خیال ہوتا ہے۔

۳۹۷ - لمن القی الیکم السلام - اس کا یہ مطلب نہیں کہ جو سلام کہے اسے کافر کسی صورت میں نہ کہو - بلکہ یہ قومی نشان بنا کر سمجھایا کہ جو تمہارا آشنا نہیں اور تمہیں السلام علیکم کہتا ہے تو یکدم اس سے کفار کا سلوک نہ شروع کر دو - بلکہ تحقیقات کر لو کہ کیا عقائد ہیں - پھر اسکے مطابق کارروائی کرو اب تو بعض آریہ اور عیسائی بھی سلام علیکم کہنے لگے ہیں - پس اس حکم کا منشا یہ ہے کہ جس سے ایسا فعل واقعہ ہو جو مسلمانوں کا سا ہو تو تبیّن کر لو - پس یہ آیت تو ہمارے معاندوں کے خلاف ہے کیونکہ اسمیں بتایا گیا ہے کہ باوجود سلام علیکم کہنے کے بھی انسان کافر ہو سکتا ہے - اگر اسے لست مرسلا بغیر تحقیق کہو گے تو تم محض دنیا چاہنے والے ہو گے۔

۳۹۸ - غیر اولی الضرر - اس سے یہ نتیجہ نکالنا درست نہیں کہ اولی الضرر قاعدون + المجھدون فی سبیل اللہ کے برابر ہیں بعض حدیث میں جو آیا ہے - تو اسکا مطلب یہ ہے کہ تمکو بھی اپنے اپنے کرنے کے مطابق ثواب ملیگا - بلکہ ان کی تیسری قسم ٹھہرائی اور فرمایا فضل اللہ المجھدین باموالھم وانفسھم علی القاعدین درجۃ

گیارھواں رکوع

۳۹۹ - فاولئک ماوٰھم جھنم - دیکھو کافر دل میں رہکر دل سے وہ مانتے تھے - مگر جب ہجرت نہ کی تو ماوٰی جھنم ٹھہرا - اس زمانہ میں ہجرت کی بجائے بیعت ہے پس جو ممتاز نہ ہوگا وہ قابل مواخذہ ہے (ب) وکان اللہ عفوًا غفورًا اسمیں بتلایا کہ ایسا ابتلا کہ کفار کے نرغے میں پھنس جانا اور کسی دینی خدمت کا موقعہ نہ پانا بھی کسی نہ کسی پوشیدہ قصور کی وجہ سے ہوتا ہے - اسلئے یہ الفاظ فرمائے۔

۴۰۰ - مرٰغمًا - بھاگنے کا رستہ (رکوع ۱۲)

۴۰۱ - ان تقصروا من الصلوٰۃ - یہ اس قصر صلوٰۃ کا ذکر نہیں جسے عرف عام میں قصر کہتے ہیں بلکہ یہاں یہ فرمایا کہ خوف ہو تو نماز جلدی جلدی پڑھ لو قرأت کم کر کے وغیر ذالک۔

یہ اکیلے کے لئے حکم فرمایا - جماعت کے لئے الگ حکم ہے کثیر روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ صرف ایک رکعت ہی پڑھی اور دوسری رکعت نہیں پڑھی (بعض روایات میں بھی آیا ہے کہ رسول اللہ نے چار پڑھیں اور مقتدیوں نے دو دو) ان سب سے ثابت ہوتا ہے کہ خوف کے لحاظ سے پڑھ لو - زیادہ خوف ہو تو ایک بھی جائز ہے

۱۵ منٹ - ۶ بجے

۱۷ جولائی ۱۹۱۷ء

۱۶ رمضان المبارک

تیرھواں رکوع

۲½ بجے شروع

۴۰۲ - ولا تکن للخائنین خصیمًا - رسول اللہ مراد نہیں - انزلنا الیک الکتاب بھی ایسا ہی ہے جیسا لقد انزلنا الیکم الکتب - ولاتکن کے یہی معنے ہیں اگر پہلی ہدایت کا اتباع نہ کرو تو خائنین کے یاور ہو جاؤ۔

چودھواں رکوع

۴۰۳ - من یشاقق الرسول - وہ کمیٹی بھی بابرکت نہیں جو خدا کے مقرر کردہ انتظام کے برخلاف یا اس سے الگ ہو خواہ اس میں امر صدقہ و اصلاح بین الناس بھی ہو۔

(ب) سبیل المؤمنین - صحابہ کرام کے طرز عمل سے اور پھر جماعت احمدیہ کی مجموعی رائے سے مسیح موعود کے بعد یہی ہوا کہ مامور کے بعد انتظام خلافت کے ماتحت ہوتا ہے پس جو اس سے الگ ہو کر انجمن بناتا ہے وہ اس فتنے کے نیچے ہے جو آیت میں بیان ہوا۔

پندرھواں رکوع

۴۰۴ - لا یغفر ان یشرک بہ - اگر [illegible] نہیں مرا - تو بخشا نہ جائے گا۔

۴۰۵ - انا ثا - عربوں کا قاعدہ ہے کہ بیجان چیزوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی طرف ضمیر مؤنث ہی پھیرتے ہیں۔ اناث دو چیزیں جو حیوانات کے مقابل ہوتی ہیں۔

۴۰۶۔ مالا شیطاناً مریداً۔ شرک شیطانی تحریک سے ہے پس جو شرک کرے گا۔ وہ بہ اصل شیطان کا مطیع اور عابد ہے۔

۴۰۷۔ فلیغیرن خلق اللہ۔ اللہ کے دین میں تبدیلی کر دینگے (۲) اعضاء میں تغیر جیسے شاہ دولہ کے چوہوں کے سر دبا کر پاگل بنا دیتے ہیں۔

۴۰۸۔ ابراھیم خلیلاً۔ کسی کو نہیں دیکھا۔ تو اسکے دوستوں کو دیکھے پس اللہ کے دوست کیسے ہوتے ہیں حضرت ابراہیم پر نظر کر لو۔

سولھواں رکوع

بعد از نماز عصر ۵۰ منٹ ۵ بجے

۴۰۹۔ قل اللہ یفتیکم فیھن۔ وہ فتویٰ کیا ہے فرمایا۔ آگے جواب دیتے ہیں اور اسکے علاوہ جو کتاب میں پڑھا جاتا ہے۔ یتامی النساء وغیرہ کچھ ذکر تو ہو چکا۔

۴۱۰۔ وان امرءۃ خافت۔ وہ فتویٰ شروع ہو گیا

۴۱۱۔ ان تعدلوا بین النساء۔ قلبی محبت تو اختیار میں نہیں استطاعت سے باہر ہے۔ مگر ظاہری سلوک میں برابری رکھنی چاہیئے۔

۴۱۲۔ وللہ ما فی السموات۔ پہلے یہ آیت کن سے اظہار استغنا کے لئے فرمائی۔ دوسری بندوں کے لئے کہ وہ تمہارا محتاج نہیں ہے۔

۴۱۳۔ فعند اللہ ثواب الدنیا والآخرۃ وہ جو صرف دنیا مانگتا ہے اسکو متنبہ کیا کہ خدا کے پاس دونوں جزا ہے ہیں۔ پس ایک ہی کیوں مانگو۔

سترھواں رکوع

۴۱۴۔ قوامون۔ القوی علی القیام کما حقہ۔

۴۱۵۔ فاللہ اولیٰ بھما۔ ان دونوں کا زیادہ خیر خواہ اور مہربان ہے اور اقرب ہے پس تم کسی فقیر یا غنی کی خیر خواہی یا رحم یا قرب کی وجہ سے رعایت کر کے گواہی نہ چھپا لو۔

۴۱۶۔ ان تعدلوا۔ حق سے دور جانے کے لئے اتباع ہوی نہ کرو

(ب) اتباع ہوی نہ کرو بایں خوف کہ حق سے پھر جاؤ گے

۴۱۷۔ ولن یجعل اللہ للکفرین۔ مومن کا دامن ہمیشہ پاک ہوتا ہے۔ کافروں کو ان مومنوں پر الزام لگانے کا کبھی موقعہ نہیں دیگا (۲) خاص پچھلی صورت واقعہ کی نسبت فرمایا کہ مومنوں پر کافر غالب نہیں آسکتے۔

اٹھارھواں رکوع

۴۱۸۔ وھو خادعھم۔ ان کے دھوکہ کی سزا دینے والا ہے

۴۱۹۔ من دون المؤمنین۔ یعنے یہ نہیں کہ دوستی کے لئے کوئی موجود نہیں۔ اسلئے مجبوراً کفار سے دوستی کر سکتے ہو مومن موجود ہیں انکو چھوڑ کر کفار کی طرف رغبت خاصہ منع ہے۔

۴۲۰۔ فاولئک مع المؤمنین یعنے من المومنین جو مع الذین انعم اللہ من النبیین میں معیت کے معنے ضروری سمجھتے ہیں وہ غور کریں۔ کیا یہ لوگ مومنوں کے صرف ساتھ ساتھ پھریں گے

چھٹا پارہ

۴۲۱۔ الجھر بالسوء۔ بددعا نہ دو مگر مظلوم کو کیونکہ وہ مجبور ہے۔ (۲) کسی کی بدگوئی نہ کرے مگر مظلوم کہ حق رسی کے لئے اسے اجازت ہے۔ الا لمعنے ولا۔ جہر بالسوء کسی سے نہیں پسند کرتا ہے حتی کہ مظلوم سے بھی اسے اجازت نہیں کہ گالیاں دیتا پھرے۔ سوء کے معنی اس صورت میں گالی کے ہونگے۔

۴۲۲۔ ان یفرقوا بین اللہ۔ یعنی بعض رسولوں کو مانتے ہیں اور بعض کو نہیں مانتے۔ یا مثلاً ایک کو نہیں مانتے میرے نزدیک یہ معنے ہیں۔

۱۔ ایک وہ جو اللہ کا انکار کریں۔ دہریہ

۲۔ ایک وہ جو رسولوں کا انکار کریں۔ برہمو

۳۔ ایک وہ جو اللہ و رسول میں تفریق کرتے ہیں ماننے کے لحاظ سے خدا کی مانینگے اور رسول کی بات نہ مانینگے۔ گو ایمان دونوں پر بتاتے ہیں۔ چکڑالوی وغیرہ

۴۔ چوتھا گروہ یہ کہ بعض رسولوں کو مانتے بعض کو نہیں مانتے یہودی۔ عیسائی۔ غیر احمدی۔

۴۲۳۔ ان یتخذوا بین ذلک سبیلاً۔ یہ پیغامی ہیں۔ کہ آخری رسول کو سچا بھی مانتے ہیں اور اسکو صرف مجدد کہتے ہیں۔ یعنے بین بین رہنا چاہتے ہیں

۷ بجے ختم

۸ جولائی ۱۹۱۷ء

۷۔ رمضان المبارک

پ ۶ دوسرا رکوع

۴۲۴۔ سلطاناً مبیناً۔ غلبہ دلائل

۴۲۵۔ بمیثاقھم۔ ان سے ایک میثاق لینا تھا جو سبب تھا۔ ان کو طور کے دامن میں کھڑا کرنیکا

۴۲۶۔ سجداً۔ سجدہ اصطلاحی تو تکلیف مالا یطاق ہے کہ سجدہ میں بھی ہو اور داخل بھی فرمانبرداری کے معنے ہیں۔

۴۲۷۔ غلف۔ پردوں میں ڈھکے ہوئے (ب) محفوظ (ج) نادان جو بات سمجھ نہ سکے (طنزاً کہتے ہیں۔ جی ہاں! ہم تو بات سمجھ نہیں سمجھ سکتے) ہمارے دلوں پر پردے پڑے ہیں۔ یا یہ کہتے کہ محفوظ ہیں۔ صاف و مصفی ہیں۔ کسی کا اثر نہیں قبول کرتے۔

۴۲۸۔ عیسیٰ بن مریم رسول اللہ۔ اعتراض کیا جاتا ہے کہ یہود تو رسول اللہ نہ مانتے تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر کیوں رسول اللہ کہا۔ دراصل یہ خصوصیت اس لئے خدا نے ساتھ لگادی ہے۔ تا ظاہر ہو کہ ہر شخص کا یہ نام لیتے ہیں۔ وہ تو مسیح اور رسول اللہ ہے۔ پس وہ دیکھ کر اسپر غالب آسکتے تھے اور اپنے ارادوں میں کامیاب ہو سکتے تھے ۔

۴۳۳ - ماقتلوہ وماصلبوہ - یاد رکھنا چاہیئے کہ مسیح کی زندگی اور موت کا سوال الگ ہے۔ اور اس کا صلیب پر چڑھایا جانا اور بچ جانا ایک الگ امر ہے۔ پہلا عقیدہ کہ مسیح مر چکا۔ اصل بنا اعتقاد ہے۔ باقی صلیب سے زندہ اُتر آنا اور کشمیر میں فوت ہونا ایک تاریخی بات ہے۔ اگر اسکے خلاف بھی ثابت ہو جائے۔ تو ہمارے عقیدہ و فات مسیح پر کوئی زد نہیں پڑتی۔ کیونکہ ہزاروں آدمی طبعی موت سے مرتے ہیں۔ اور وہ صلیب پر چڑھائے نہیں جاتے ۔

۴۳۴ - وماصلبوہ - صلب کے معنے ہیں ہڈی کو توڑ کر مغز کا گودہ نکال دینا۔ اب سوال یہ کیا جاتا ہے کہ صلیب پر لٹکا کر مارا نہیں گیا۔ یہ مطلب اصلبوہ ہی سے نکل آتا تھا تو پھر ماقتلوہ کیوں فرمایا ۔

اصل بات یہ ہے کہ دو قسم کے عقیدے والے تھے ایک یہ عقیدہ رکھتے تھے۔ کہ پہلے مسیح کو مارا۔ پھر اس کو صلیب پر لٹکا دیا۔ اور یہودی بھی یہی کہتے تھے۔ قتل کیا گیا۔ اور بعض یہ کہ صلیب پر مارا گیا۔ پس ان ہر دو عقاید کی بالترتیب انہی الفاظ قرآنی سے تردید ہوتی تھی ۔

اعمال باب ۵ آیت ۳۰ میں اب تو کہا ہے جسے تم نے کاٹھ پر لٹکا کر مار ڈالا۔ مگر پرانی بائبلوں میں ہے :-

whom you slew & hang on a tree

۴۳۱ - ولکن شبہ لھم - شبہ بنا دیا گیا۔ ان یہود کے لئے۔ کس کو ؟ - جس کا ذکر پہلے ہے یعنی مسیح۔ اور جسکو غیر احمدی پیش کرتے ہیں۔ اوّل تو اس کا ذکر نہیں۔ دوم۔ اس قدر اختلاف کہ خدا کی پناہ۔ کس چیز کو ؟ مقتول بالصلیب کو ۔

(۲) ان کے لئے امر مشتبہ کر دیا گیا۔

۴۳۲ - لفی شک منہ - صلیب کے واقعہ میں۔ چنانچہ لکھا ہے۔ یہود۔ پیلاطوس کے پاس گئے کہ ہمیں شک ہے کہ مسیح بھاگ گیا ۔

۴۳۳ - ماقتلوہ یقیناً - ایک معنے یہ بھی ہیں۔ ماعلموہ علماً ناماً (قتل الشی علما ادخبراً) انہوں نے اس خبر کو اچھی طرح سے تحقیق نہیں کیا ۔

۴۳۴ - رفعہ اللہ الیہ - اللہ نے اسکو معزز بنایا ۔

۴۳۵ - الا لیومنن بہ قبل موتہ - ہر اہل کتاب ایمان لاتا رہے گا۔ مسیح کے قتل ہونے پر اپنی موت سے پہلے عیسائی اپنے ایمان کے لحاظ سے مجبور ہیں کہ مسیح کو مرتا صلیب پر مانیں۔ ورنہ کفارہ باطل ہوتے جاتا ہے۔ اسی طرح یہود اگر ایمانی لحاظ سے مسیح کا مقتول بالصلیب ہونے کا عقیدہ نہ رکھیں۔ تو ان پر زد پڑتی ہے۔ غرض دونوں قومیں اسبات کے ایمان لانے پر مجبور ہیں کہ مسیح مقتول ہوا مگر یہاں علمی تحقیق سے وہ فکر میں پڑے ہیں جیسے آج کل غیر احمدی اپنے ایمان کی وجہ سے کہے جاتے ہیں کہ مسیح زندہ ہیں۔ مگر اس کے دلائل نہیں دے سکتے۔ بلکہ ہماری کتابوں اور تقریروں سے فکر میں پڑے ہوئے ہیں ۔

۴۳۶ - فبظلم من الذین ھادوا حرمنا علیھم طیبٰت احلت لھم - اس میں نبوت ہی شامل ہے ۔

ختم ۵ بجے - ۱۵ منٹ

تیسرا و چوتھا رکوع

(بعد از نماز عصر - ۶ بجکر ۵ منٹ)

۴۳۷ - کلم اللہ موسیٰ تکلیماً - کلام جسمیں الفاظ ہوں ذکر رؤیا کشف۔ جو لوگ کہتے ہیں کہ تورات لکھی لکھائی اُتری تھی۔ اس کا ان میں اختلاف تھا ۔

۴۳۸ - والملٰئکۃ یشھدون - رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ملائکہ بذریعہ رؤیا بہت سے لوگوں کو اطلاعیں دیتے ہیں۔ اور نیک تحریکیں کرتے ہیں۔ لوگ عموماً انکی طرف راغب ہوتے ہیں ۔

۴۳۹ - وقولھم طیرلقاً - اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ کفر میں اور ظلم میں ترقی کرتے جاتے ہیں۔ ان کے اعمال کے مطابق نتیجہ نکلنا چاہیے ۔

۴۴۰ - وکلمتہ - وہ بشارت تھے (بشارت کے مصداق تھے) جو مریم کی طرف نازل ہوئی۔ (ب) روح منہ۔ خدا کی طرف سے الہام پانے والے تھے۔ روح بمعنی ذی روح (۲) روح کے معنے رحمت۔ ایدھم بروح منہ یؤیدھم برحمۃ منہ (۳) ایک مخلوق تھے ۔

سورۂ مائدہ

پانچواں رکوع

۴۴۱ - جاء کم رسلنا - اوپر کہنے کا ذکر ہے۔ پس گزشتہ نبیوں سے بانٹنے کا ذکر ہے ۔

۴۴۲ - رضیت لکم الاسلام دینا - یعنی دین جو چنا ہے تو فرمانبرداری۔ پس امر نبی آنا ممکن ہے ۔

۴۴۳ - ذکّرہ ایدیکم - بعض روایتوں میں آیا ہے کہ جناب نبوک سے واپسی کے وقت بعض منافقین نے آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کرنا چاہا (۲) عام تنگیوں کے متعلق ہے ۔

ساتواں رکوع

۴۴۴ - نقیب - امین۔ کفیل۔ زعیم ۔

۴۴۵ - خائنۃ - جھوٹ۔ بڑا خیانت کرنیوالا فسق ۔

۴۴۶ - فاغرینا - چسپاں کردی ۔

۴۴۷ - یہ فواحش کثیرہ سے احتمال ہے یا ان چھپائے ہوئے میں سے بہت کا ذکر نہیں فرمایا۔ کہ اب انکی ضرورت بھی نہیں رہی ۔

۴۴۸ - سبیل السلم - عذاب سے بچنے کے رستوں کی اسلام کے رستوں کی ۔

۴۴۹ - ان ھلک - عذاب دے۔ اگر یہ لفظ بمعنی موت ہو تو مسیح کی زندگی کا استدلال کیا جائے۔ تو کل آدم اور من فی الارض جمیعاً کو بھی زندہ ماننا پڑے گا۔ ہلاک بمعنی موت آتا ہے۔ مگر یہاں قرینہ سے اسپر کہ معنے عذاب کے ہیں۔ نبیوں کے لئے ایسا کہا جا سکتا ہے کہ خدا چاہے تو عذاب دیدے۔ قل ارءیتم ان اھلکنی اللہ ومن معی۔ وہ تو بیڑا بنا تے ہیں۔ مگر خدا کے سامنے انکی یہ حیثیت نہیں کہ چاہے تو ان کو عذاب دے سکے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۴۵۰ - یخلق۔ ایشاء۔ یہ قدرت نہیں کہ پرانا مسیح سنبھال کر رکھے۔ بلکہ یہ قدرت ہے کہ اگلے مسیح سے بڑھ کر پیدا کر دے

۴۵۱ - عنی ابنوا اللہ۔ یعنی تم تو مسیح کو ابن اللہ کہتے ہو۔ اپنے آپ کو بھی ابن اللہ کہتے ہو۔ فلم یعذبکم بذنوبکم۔

۴۵۲ - فترۃ۔ سکون۔ انقطاع۔

۴۵۳ - واللہ علی کل شئ قدیر۔ دیکھو ہم نے مسیح سے بڑھ چڑھ کر نبی پیدا کر دیا ؛

۹ جولائی ۱۹۱۷ء

آٹھواں رکوع

(شروع ۳ بجکر ۴۵ منٹ)

۴۵۴ - جعلکم ملوکا۔ سلطنت میں قومی اشتراک ہوتا ہے اسلئے جعلکم فرمایا۔ نبوت میں اشتراک نہیں ہوتا۔ اس لئے فیکم انبیاء فرمایا ؛

۴۵۵ - الارض المقدسۃ۔ مقدس لوگ اندر پیدا کئے گئے۔ وہ زمین ؛

۴۵۶ - جبّارین۔ جبار خدا کے لئے آئے تو معنے ہوتے ہیں مصلح۔ انسان کے لئے آئے تو معنے ہونگے دوسرے کو نیچے گرا کر آپ اوپر چڑھ جانے والا ؛

۴۵۷ - انعم اللہ علیہما۔ گنتی باب کا میں اس واقعہ کا ذکر ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ موسیٰ اور ہارون تھے۔ کیونکہ دوسرے مقام پر موسیٰ نے کہا ہے کہ میں اپنے نفس کا مالک ہوں اور میرا بھائی ؛

۴۵۸ - اربعین سنۃ۔ اس لئے کہ لڑنے والے جنکی عمر ۲۰ - ۲۵ سال کی ہوگی۔ وہ اتنے میں مر کھپ جائینگے پھر نئی پود کو اس انعام سے حصہ دیا جائے گا ؛

(۱) (ب) قیما قوما جبارین۔ کئی انسانوں کے ساتھ ہی لڑنے کے وقت میں یہ واقعہ پیش آیا ہے۔ وہ کہتے ہیں نفسانی خواہشات اور شیطانی خیالات کی ایک فوج ہے۔ وہ تباہ جائے تو پھر ہم نبی کو مان لینگے۔ مگر عقل انسانی وفطرۃ کہتی ہے کہ اس سلسلہ میں داخل تو ہو پھر خدا اس فوج

کے مقابلہ میں حافظ و ناصر ہوگا۔ بعض لوگ اس پر عمل نہیں کرتے حتی کہ چالیس سال کے ہو جاتے ہیں۔ اور پھر ان کو ہدایت نہیں ہوتی ؛

نواں رکوع

۴۶۰ - انما یتقبل اللہ من المتقین۔ یعنی میرے مار دینے سے تمہاری قربانی قبول نہ ہو جائیگی۔ بلکہ اس سے تو جرم اور بھی بڑھے گا۔ قبولیت تو رضائے تقویٰ ہے۔ قبولیت قربانی کا پتہ اس طرح لگ گیا۔ کہ ایک کا درجہ بڑھنے لگا۔ خدا کے فضل اس پر ہونے لگے۔ دوسرے کا حال اس کے خلاف ہونے لگا ؛

۴۶۱ - ما انا باسط یدی الیک۔ یعنی میں تیرے قتل کے ارادہ سے حملہ آور نہ ہوں گا۔ بلکہ میں اگر ہاتھ اٹھاؤنگا تو بخیال دفاع وجود حفاظتی۔ اس نیت کا انسان مظلوم بن جاتا ہے پس وہ کہہ سکتا ہے ؛

۴۶۲ - انی ارید ان تبوء۔ جب میری نیت حملہ کی نہ ہوگی۔ تو تو ظالم ہو جائے گا۔ اور میرے اور اپنے گناہ سے اصحاب النار ہو جائے گا۔ ڈرانے کے لئے بطور وعظ کہا۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ ظالم اور مظلوم دونوں کو حشر کے دن بلایا جائے گا۔ ظلم کے بدلے میں ظالم کی نیکیاں مظلوم کو دی جائینگی۔ اگر نیکیاں ختم ہو جائیں۔ تو مظلوم کی بدیاں ظالم پر ڈالی جائینگی۔ ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو یہی کہا۔ (ب) انی باثم قتلی۔

۴۶۳ - فبعث اللہ غرابا۔ ایک کوا زمین کو کریدتا پھرتا تھا۔ اس سے ذہن منتقل ہو گیا کہ مجھے بھی زمین کو کھود کر لاش دبا دینی چاہیئے ؛

۴۶۴ - فاصبح من النٰدمین من اجل ذالک۔ بعض اس نظارہ کی وجہ سے شرمندہ ہو گیا۔ من اجل ذالک کا تعلق آگے سے بھی ہو سکتا ہے۔ اس صورت میں یہ معنے ہونگے کہ تم ہی لے بنی اسرائیل جب دوسرے بھائیوں بنی اسمٰعیل میں نبوۃ چلی جائے گی۔ تو اس نبی کے قتل کے درپے ہو گے۔ پس ہم نے پہلے ہی سے تم کو سنا دیا تھا کہ جس نے اس نفس محترم (محمد رسول اللہ) کو قتل کیا۔ تو گویا سارے جہان کو قتل کیا یا تمہیں قتل پر مذکورہ امر کی تھی۔ تاتم یہ سمجھو کہ اس قسم کے ناجائز قتلوں کے درپے نہ ہو ؛

۴۶۵ - من خلاف۔ خلاف ورزی کی وجہ سے۔ یا ایک طرف کا ہاتھ تو دوسری طرف کا پاؤں۔

۴۶۶ - یحاربون اللہ و رسولہ۔ کافر ہوں اور خدا رسول کا جہاد میں مقابلہ کریں۔ ڈاکو۔ صرف بوجہ ڈاکہ یہ سزا نہیں دے جائینگے ؛

دسواں رکوع

۴۶۷ - الوسیلۃ۔ وسیلہ نہیں جو اسکے معنے پیر کے کئے جائیں۔ بلکہ وسیلہ فرمایا (۱) گناہوں سے بچو نیکیاں کرو (۲) فرائض ادا کرو (۳) پھر لوگوں تک حق پہنچاؤ خدا کے نام کو پھیلاؤ۔ یہ کامیابی کے گر ہیں ؛

۴۶۸ - السحت۔ حرام۔ ہلاکت۔ سختی ؛

گیارھواں رکوع

(بعد از نماز عصر ۵ بجے)

۴۶۹ - فیما اٰتٰکم۔ ایسی حالت میں آتا ہے کہ اس میں ہدایت اور نور نہیں ؛

۴۷۰ - الذین اسلموا۔ یعنی نبی تو لاتے رہے۔ اور تم ان کی امت ہو کر انکار کرتے ہو۔ اس آیت میں بتایا ہے۔ کہ کئی انبیاء بغیر کتاب کے بنی اسرائیل میں آئے ؛

۴۷۱ - ومن لم یحکم بما انزل اللہ۔ جب تک کوئی شخص کسی مذہب کو حق سمجھتا ہے۔ چاہیئے کہ اس پر عمل کرے۔ اگر کوئی اس پر قائم ہو۔ تو پھر خدا ضرور اس کی رہنمائی کرے گا۔ مگر لوگ اپنی مسلمہ کتابوں پر اعتقاد نہیں رکھتے۔ عمل نہیں کرتے اس لئے حق نہیں پاتے۔ انجیل و تورات میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں موجود ہیں ؛

۴۷۲ - مھیمنا علیہ۔ فیحکم اھل الانجیل سے یہ وہم بعض کو ہو سکتا تھا۔ کہ انجیل میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ سب سچ ہے۔ فرمایا یہ مراد نہیں۔ قرآن کریم نگران ہے۔ جو سچی تعلیمیں ہیں وہ سب قرآن شریف میں موجود ہیں۔ پس جو بیان اس سے نہ ملیگا۔ وہ غلط ہے۔ کیونکہ قرآن کی حفاظت کا وعدہ ہے ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آریہ مہاشوں کیخدمت میں دس سوالات

(۱) آریہ صاحبان جو قدامت روح مادہ کے قائل ہیں۔ اور ان کا یہی ایک بایۂ ناز مسئلہ ہے۔ اس کا ثبوت رگ ۔ یجر ۔ سام اتھرو چاروں ویدوں میں کسی ایک کے اندر ہی سے دکھلاویں اور اس کا ثبوت یعنی دلائل بھی ویدوں سے ہی پیش کریں۔ درخت چڑیا چڑی کی کہانی نہ ہو۔ بلکہ صاف الفاظ میں کوئی شرتی پیش کریں ٭

(۲) مسئلہ تناسخ (آواگون) کا ثبوت ویدوں سے اور اس مسئلہ کی تائید میں دلائل بھی ویدوں سے پیش کریں ٭

(۳) شرابی۔ چور۔ زانی۔ بڑے کرم کرنے والے وغیرہ مجرمین کو جو ایشور سزا دوسرے جنموں میں بقول آریہ صاحبان دیتا ہے۔ ان تعزیرات کا مفصل ذکر ویدوں سے پیش کریں اور دلائل بھی ویدوں سے ہی ہوں ٭

(۴) ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۲۰۳ پر بحوالہ رگ وید۔ منڈل ۱۰۔ سوکت ۸۴ منتر ۳ ہے:۔

"اے انسانوں میں ایشور سب سے پہلے موجود اور ساری دنیا کا مالک ہوں" الخ

سو ہزاروں سرشٹیوں سے پہلے جب اکیلا ایشور ہی تھا۔ جیسا کہ اس منتر سے ظاہر ہے تو پھر بعد میں ایشور نے جو سرشٹی (دنیا) رچی (بنائی) تو پھر وہ مسلّمہ آواگون (تناسخ) کن افعال کا نتیجہ تھی۔ اگر کہو کہ پہلے اس سرشٹی سے جو دنیا تھی۔ تو یہ قول باطل ہے۔ کیونکہ وید منتر میں صاف لکھا ہے کہ سب سے پہلے ایشور ہی تھا (دوسرا کوئی نہیں) تو اس وقت پہلے جو سرشٹی بنائی کن افعال کا ثمرہ تھی۔ اگر کہو کہ کسی کرم کا نتیجہ نہ تھی تو مسئلہ تناسخ باطل۔ کیونکہ جو خدا پہلے بغیر کسی کرموں کے دنیا بنا سکتا ہے تو اب بھی بغیر کسی کرموں کے بنانے پر قادر ہے۔ اس سوال کا جواب بمع دلائل ویدوں سے ٭

(۵) ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۳۴۲ پر جناب دیانند صاحب لکھتے ہیں:۔

"اس اشتار میں مرد مجرد نہ کرو ویر یہ کو ضبط رکھو۔ جو عورت مرد اس طریقہ پر عمل کرینگے۔ ان کی اولاد عمدہ ہوگی۔ ان کی درازئ عمر اور طاقت و توانائی کی ترقی ہوگی۔ جس کی وجہ سے کل نسل عمدہ طاقتور بامرات دراز عمر اور دھرم پر چلنے والی ہوگی۔ عورت پوتی سنکوچ اور شودھن کرے۔ اور مرد ویر یہ کو ضبط رکھے۔ پھر اولاد جتنی ہوگی۔ وہ سب سے افضل ہی ہوگی" الخ

اس عبارت پر ہمارا یہ سوال ہے۔ کہ آیا مندرجہ بالا ارشاد سوامی جی کا درست ہے یا غلط۔ اگر کہو کہ صحیح تو پھر مسلّمہ آواگون باطل کیونکہ لولا۔ اندھا۔ مفلوج۔ مبروص پیدا ہونا تو والدین کی غلط کاریوں کی وجہ سے ہے۔ جیسا کہ سوامی جی بھی لکھ رہے ہیں نہ کہ پچھلے کرموں کے مطابق سزا پانا۔ یا سوامی جی کی اس عبارت کو صحیح مانو یا مسئلہ تناسخ کو صحیح سمجھو۔ جواب معقول عنایت ہو ٭

(۶) ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۳۸۱ پر پنڈت دیانند صاحب لکھتے ہیں:۔

"عورت بانجھ ہو۔ تو آٹھویں برس اولاد ہو کر مر جائے۔ تو دسویں برس۔ جب جب اولاد ہو۔ تب تب لڑکیاں ہی پیدا ہوں۔ لڑکے نہ ہوں۔ تو گیارہویں برس تک۔ اور جو بدکلام بولنے والی ہو۔ تو جلدی ہی اس عورت کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کر کے اولاد پیدا کرلے" الخ

آریہ صاحبان تناسخ کی دلیل میں یہ ہی فرمایا کرتے ہیں۔ لولا لنگڑا۔ اندھا۔ لڑکی پیدا ہونا۔ پچھلے جنم کے افعال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ مگر یہ دلیل باطل ہے۔ سوامی دیانند مندرجہ بالا عبارت میں لکھتے ہیں کہ جس عورت سے بار بار لڑکیاں پیدا ہوں اس کو چھوڑ کر دوسری عورت سے نیوگ کرے۔ کیا وجہ کہ اس عورت کو ایسی بیماری ہے کہ وہ لڑکیاں ہی پیدا کر سکتی ہے۔ تو جب لڑکیاں پیدا ہونا والدہ کی بیماری کی وجہ سے تو پھر یہ کہنا کہ فلاں لڑکی پچھلے جنم کے کرموں کا نتیجہ ہے۔ صریحاً غلط ہے۔ اگر غلط نہیں۔ اور واقعی لڑکی پیدا ہونا پہلے جنم کا ثمرہ ہے۔ تو سوامی جی کا مندرجہ بالا فرمان کیونکر صحیح ہو سکتا ہے

(۷) سوامی دیانند جی ستیارتھ پرکاش کے صفحہ ۳۴۲ پر لکھتے ہیں کہ تین چیزیں ازلی ہیں۔ روح۔ مادہ۔ خدا۔ پھر آگے جا کر اسی کتاب ستیارتھ کے صفحہ ۳۴۸ پر لکھتے ہیں پانچ چیزیں ازلی ہیں۔ روح۔ مادہ۔ خدا۔ آکاش۔ زمانہ۔ اور صفحہ ۳۲۲ پر آکاش کے ازلی ہونے پر دلیل دیتے ہیں کہ "روح مادہ سے بڑھ کر آکاش ہے۔ کیونکہ روح اور مادہ محدود اور آکاش غیر متناہی محیط کل ہے۔

پھر صفحہ ۵۳ پر لکھتے ہیں کہ آکاش اگر نہ ہو تو روح مادہ کہاں ٹھہریں۔ اسلئے لازماً آکاش کو ازلی ماننا پڑتا ہے" الخ محولہ بالا حوالجات سے معلوم ہوا۔ کہ خدا روح اور مادہ ہی محتاج نہ رہا۔ بلکہ آکاش اور زمانہ کا بھی محتاج ہے۔

مگر ستیارتھ پرکاش کے ایک دوسرے مقام پر آکاش کو فانی لکھتے ہیں۔ دیکھئے صفحہ ۲۵۳۔ مہاپرلے کے وقت آکاش بھی فانی ہو جاتا ہے۔ پھر صفحہ ۱۲ پر لکھتے ہیں کہ:۔

"پرمیشور زمانہ کو بھی فنا کرنے والا ہے" اب چار ازلی چیزوں میں سے دو تو خدا نے فنا کر دیں۔ باقی رہیں دو۔ سو جیسا کہ سوامی جی نے کہا ہے کہ آکاش نہ ہو۔ تو روح مادہ کہاں ٹھہر سکیں۔ جب آکاش فانی ثابت ہو گیا۔ تو روح اور مادہ بھی فانی ثابت ہو گئے۔ کیونکہ وہ جگہ کے بغیر بقول سوامی جی کہاں ٹھہریں۔ دوسری یہ بات کہ جب خدا دو چیزوں کو فنا کر سکتا ہے۔ تو باقی دو کو فنا کرنا اس کے لئے کیا مشکل ہے

(۸) آریہ صاحبان مادہ کی آخری حالت جس کا نام پرمانو ہے کو ناقابل تقسیم بتلاتے ہیں۔ اور یہی دلیل قدامت مادہ پر ہمیشہ پیش کرتے ہیں۔ مگر اصول ہندسہ کی رو سے ایسے اجزا لایتجزی قابل تقسیم ہیں۔ جیسے ہم تین پرمانوؤں کو ایسے (۰۰۰) رکھتے ہیں۔ اور پوچھتے ہیں کہ بتلایئے مہاشہ صاحبان کہ درمیانی جزو دونوں اطراف کے اجزا کو آپس میں ملنے سے مانع ہے یا نہیں اگر کہو نہیں تو یہ صریحاً باطل ہے۔ اگر کہو کہ ہاں دونوں کو ملنے سے مانع ہے۔ تو ثابت ہو گیا کہ اسکے مانع ہونے سے اسکی تقسیم بھی ضروری ٹھہری۔ ورنہ مانع ہونا چہ معنی دارد۔ پس وہ جزو جسکو پرمانو کہتے ہو۔ وہ قابل تقسیم ثابت ہو گیا۔ سو جو تقسیم ہو گیا وہ حادث ہے۔ اور حادث فانی ٭

(۹) منوسمرتی ادھیائے ۱ شلوک ۲۸ میں لکھا ہے کہ انسانی یونی (جسم) صرف کرم یونی ہے۔ اور حیوانی یونی بھوگ جنی ہے اسی مضمون کو پنڈت لیکھرام نے رسالہ ثبوت تناسخ میں لکھا ہے کہ مسلّمہ آواگون کی رو سے دو قسم کے جسم مانے گئے۔ ایک کرم یونی دوسرا بھوگ یونی۔ کرم یونی میں کام کئے جاتے ہیں۔ بھوگ یونی میں کرموں کی سزا بھگتنی پڑتی ہے۔ جس جسم میں سمجھنے کی طاقت ہو۔ اور نیک و بد کرنے کے لئے تمیز دیگئی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ کرم یونی اور جس جسم میں نہیں دیگی۔ وہ بھوگ یونی ہے اس لحاظ سے انسان کرم یونی اور باقی بھوگ یونی ہیں۔"

(منقول از کلیات آریہ مسافر صفحہ ۸ کالم ۱)

جب انسان اصل میں کرم یونی ہی ہے یعنی کرم کرنیوالا (سزا بھگتنے والا نہیں) اور حیوان بھوگ یونی۔ تو پھر اوگون کے ثبوت میں آریوں کی یہ دلیل کہ امیر غریب۔ لولا۔ اندھا مفلوج۔ مہروس ہونا صریحاً باطل ہے۔ اگر یہ دلیل باطل نہیں تو منو جی کی عبارت اور مکذب براہین احمدیہ کے مندرجہ بالا مضمون کی تکذیب آریہ سماجیان کے ذمہ ہے

(۱۰) ویدوں کا الہامی ہونا ویدوں سے ثابت کیا جائے اور ایسی شہادتیں پیش کرنی چاہئیے جنمیں وضاحت سے ویدوں نے اپنے الہامی ہونے کا دعوے کیا ہو۔ اور دعوی کے ساتھ دلائل بھی ویدوں نے خود دیئے ہوں۔ اور جن پر وید نازل ہوئے (برہما پر یا اگنی وایو پر) ان کی مکمل تاریخ کہ وہ کس کیرکٹر کے آدمی تھے اور پہلے جنم میں انہوں نے کونسے دھرم کے کام کئے کہ وہ ملہم وید بن گئے ؛

وضاحت سے اس مسئلہ پر ویدوں کی ہی رو سے روشنی ڈالی جائے ؛

فضل حسین احمدی۔ قادیان دارالامان

نظم

نشۂ الفتِ محمود میں مخمور ہیں ہم
پی لیا وہ مئے گلرنگ کہ بس چور ہیں ہم

ناصحا ہم کو ستانا ہے عبث صبح و مسا
کیا نہیں تجھ کو ہے معلوم کہ مجبور ہیں ہم

کچھ خبر ہم کو نہیں دنیا و مافیہا کی
نیز اب فہم و ذکا سے بھی بہت دور ہیں ہم

ظالمو! دار پہ کھینچو ہمیں پروا نہیں
اسکی الفت سے نہ منہ موڑینگے منصور ہیں ہم

کوچہ جس میں قدم جب سے رکھا ہے ہم نے
ملحد و کافر و دجال بھی مشہور ہیں ہم

آن کر جلد کرو ہم کو رہا بہر خدا
قلعۂ رنج و مصیبت میں جو محصور ہیں ہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ھُوَ النَّاصِر

قادیان کے غیر احمدی اور ہم

اے وہ باشندگان قادیان و رہیاست متعلقہ جنکو ابھی تک اس مقدس انسان سے وابستگی کا فخر حاصل نہیں ہوا جسکو اس زمانہ کی اصلاح کے لئے اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ کچھ دنوں سے آپ میں ایک نیا جوش پیدا ہوا ہے۔ اور آپ لوگوں نے سلسلہ احمدیہ کی تردید کے لئے چند لوگوں کو باہر سے بلوا کر تقریریں کروائی ہیں۔ میں بوجہ ان تعلقات کے جو مجھے آپ لوگوں سے ہیں۔ مثلاً یہ کہ میں اس خاندان سے ہوں۔ جو ابھی دو پشت پہلے تک اس جگہ کا حکمران تھا۔ اور یہ کہ میں اس گاؤں کے مالکوں میں سے ایک مالک ہوں۔ یا یہ کہ میں بھی اس گاؤں کا ایک باشندہ ہوں۔ اور رنج و راحت میں تمہارا شریک ہوں۔ آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ جبکہ آپ کی طبیعت کا جوش نکل چکا ہے۔ آپ اپنے اس عمل پر غور کریں۔ کہ اس کا محرک کیا تھا۔ اور یہ کہ کیا آپ نے اپنی اس خواہش کو پورا کرنے کے لئے اعتدال اور انصاف سے کام لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تقریریں کرنے سے اور غصہ سے منہ میں جھاگ بھر لانے یا گالیاں دینے سے خوش نہیں ہوتا۔ بلکہ عمل سے خوش ہوتا ہے۔ کیا آپ لوگوں نے کبھی یہ بھی خیال کیا ہے کہ آپ میں سے اکثر بلکہ سوائے پانچ دس کے باقی سب کے سب نماز روزہ اور دیگر احکام شریعت سے بالکل غافل ہیں۔ اور آپ کی مساجد بالکل ویران پڑی رہتی ہیں۔ اور کبھی پانچ اور کبھی دس نماز پڑھنے والے ہوتے ہیں۔ بلکہ بہتوں سے اگر دریافت کیا جاوے۔ تو وہ مسائل طہارت اور صفائی سے بھی واقف نہ ہونگے۔ ابھی اس بات کے دیکھنے والے لوگ زندہ موجود ہیں کہ حضرت مرزا صاحب مسیح موعود نے سلسلہ احمدیہ کے قیام سے پہلے یہاں کے لوگوں کی یہ حالت دیکھ کر کہ وہ نماز کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ خود آدمی بھیج بھیج کر ان کو مسجد میں بلوانا شروع کیا تو ان لوگوں نے یہ عذر کیا کہ نمازیں پڑھنا امرا کا کام ہے ہم غریب لوگ کمائیں یا نمازیں پڑھیں۔ تو آپ نے یہ انتظام کیا۔ کہ ایک وقت کا کھانا ان لوگوں کو دیا جاوے۔ چنانچہ چند دن کھانے کی خاطر پچیس تیس آدمی آتے رہے۔ مگر آخر میں سست ہو گئے اور صرف مغرب کے وقت کا جو وقت کھانا تقسیم ہوتا تھا۔ آجاتے جسپر آخر یہ سلسلہ بند کرنا پڑا۔ حضرت مسیح موعود کے شوق دینی کو دیکھ کر خدا تعالیٰ نے تو ان کی مراد پوری کر دی۔ اس وقت ہماری جماعت کے پاس قادیان میں چار مساجد ہیں جنمیں سے دو نہایت عالیشان ہیں۔ اور چاروں ہی پانچوں وقت نمازیوں سے پُر رہتی ہیں۔ مگر آپ لوگ ابھی ویسے کے ویسے ہی ہیں۔ یہی حال روزوں کا ہے۔ زکوٰۃ دینے والا تو شاید آپ میں سے ایک بھی نہ ہوگا۔ چنانچہ اس جلسہ کے محرکوں میں تاجر بھی ہیں۔ کیا وہ اپنے مال کی زکوٰۃ دیا کرتے ہیں۔ حالانکہ تو ایک بھی نہیں لیگا۔ حالانکہ کئی لوگ آپ میں سے آسودہ ہیں۔ اور ان کے لئے حج کرنے میں کوئی دینی یا دنیاوی روک نہیں۔ اور یہی حال دیگر امور مذہبی کا ہے۔ پس جبکہ آپ میں سے اکثر بلکہ قریباً تمام کے تمام امور مذہبیہ کے ادا کرنے میں ایسے سست ہیں۔ اور اسکے مقابلہ میں یہیں کے رہنے والوں میں سے جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود کو شناخت کیا ہے۔ دن صبح و شام اللہ تعالیٰ کی عبادت میں رہتے ہیں۔ اور اسکے لئے اپنے وقت اور اپنے مال بھی قربان کرتے ہیں۔ تو کیا آپ نے کبھی خیال نہیں کیا کہ یہ کیا بات ہے۔ کہ ہم لوگ نمازوں میں سست ہیں۔ بلکہ پڑھتے ہی نہیں۔ اور دوسرے امور مذہبی کی ادائگی سے بھی غافل ہیں۔ اور اس دعوی کی غلامی میں ہمیں میں سے جو لوگ چلے جاتے ہیں۔ ان کی دینی حالت سنور جاتی ہے۔ اور وہ نماز روزہ کے پابند اور قرآن کریم کے شیدائی ہو جاتے ہیں۔ شاید آپ کو آپ کے علماء یہ حدیث سناویں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک جماعت ایسی پیدا ہوگی۔ کہ جو تم سے لمبی نمازیں پڑھیگی۔ لیکن وہ دین سے خارج ہوگی۔ مگر اول تو اسی حدیث میں یہ بھی مذکور ہے۔ کہ وہ جماعت حضرت علیؓ کے وقت میں پیدا ہو چکی ہے۔ دوسرے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ اس حدیث میں یہ نہیں کہ اس جماعت کے لوگ نمازیں پڑھینگے اور تم نہیں پڑھو گے۔ مگر ہو گے تم ہی اچھے۔ بلکہ یہ فرمایا ہے کہ تم سے بھی نمازیں چھوٹ جائینگی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی ایسی جماعت ہو گی۔ جو اس زمانہ میں ہوئی ہے۔ جب کہ سب مسلمان نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ مگر آج کل تو اکثر بے نماز ہیں۔ خود بھی آپ لوگوں نے اسبات پر بھی غور کیا ہے کہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آکر اکثر لوگ دیندار اور شریعت کے احکام کے پابند ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ بھی سوچا ہے۔ کہ جب آپ لوگ امور دین سے بے تعلق ہیں۔ اور اپنے عمل نہیں کرتے۔ تو کیونکر ممکن ہے کہ جو دیندار جماعت ہے وہ تو جھوٹی ہے۔ اور باطل پر ہے۔ لیکن جو لوگ دین سے بالکل غافل ہیں۔ وہ حق پر ہیں۔ اور اسلام کے خیر خواہ ہیں۔ پھر کیا آپ نے اسپر بھی غور کیا کہ جب عملاً آپ لوگ اسلام کی تعلیم سے متنفر ہیں۔ تو کیا اس قسم کے جلسوں کا باعث اور محرک اسلام کی محبت ہو سکتی ہے۔ جن لوگوں کے دل میں اسلام کی محبت ہو وہ نماز کو جو عبادات میں سے پہلا رکن ہے۔ کیونکر ترک کر سکتے ہیں۔ اور جبکہ احکام دین کی پابندی سے یہاں کے اکثر باشندے قاصر ہیں۔ تو پھر کیا صاف یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ اس سارے جوش و خروش کا باعث دین اور اسلام اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی خواہش نہیں۔ بلکہ نفسانی جوش یا ضد ہے۔ اور اگر یہ بات درست ہے۔ اور واقعات اسی کی تائید کرتے ہیں۔ تو پھر سوچو۔ کہ اس قدر روپیہ یا وقت صرف کر کے آپ لوگوں نے حاصل کیا کیا؟ یہی نہیں کہ روپیہ خرچ کر کے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کو مول لیا؟ اور یہ بات خوشی کی نہیں۔ بلکہ رنج کی ہے۔ اسیطرح آپ لوگ اس امر پر بھی غور کریں کہ کیا آپ لوگوں نے اس جلسہ کے کرنے میں اعتدال اور انصاف سے کام لیا۔ اور اگر نہیں تو دین کے ساتھ آپ نے نیک اخلاق کو بھی خیر باد کہدیا۔ سب سے پہلے تو آپ لوگ اپنے اشتہار کو دیکھیں۔ اس میں آپ نے اس شخص کا نام جو لاکھوں دیوں کا پیشوا ہے۔ اور بڑے بڑے رئیس جس کی غلامی کا فخر رکھتے ہیں۔ اور جس کے باپ اور دادا کی آپ لوگ رعایا رہے ہیں اور اس وقت بھی آپ میں سے بہت سے اس کے خاندان کے مزارعہ اور ملازم ہیں۔ اور بعض اس جلسہ کے منتظمین میں سے ایسے ہیں۔ کہ ان کے باپ دادا کا خون اور پوست ان صاحب

اور صدقات سے بنا ہے۔ جو اس کے والد اور دادا سے انکو حاصل ہوتے رہتے تھے۔ اور جو اپنی حاجت روائی کے لئے ان کے ہاتھوں کی طرف دیکھتے رہتے تھے۔ اور باقی ہی قریباً سب کے سب ایسے ہیں کہ کسی نہ کسی رنگ میں اس کے اور اسکے بزرگوں کے زیر منت و احسان ہیں۔ نہایت بے ادبی اور گستاخی سے لیا ہے۔ مذہب اور چیز ہے۔ اور شرافت اور چیز ہے۔ یہ بات بری نہ تھی کہ اگر آپ لوگ اپنی مذہب کی تائید کرتے لیکن اس کام میں اس شخص کا نام جس کے خاندان کے ہزاروں قسم کے احسان اور حقوق آپ لوگوں پر تھے۔ اس گستاخی سے لینا ہرگز آپ لوگوں کے لئے جائز نہ تھا۔ اور اس حرکت سے آپ لوگوں نے اپنی انسانیت کو بھی بٹہ لگا دیا۔

پھر آپ کے جلسہ میں جو رنگ اختیار کیا گیا ہے اسی دیکھیں۔ کس طرح ناپاک اور گندہ حملے اس میں کئے گئے ہیں جو خدا کا خوف رکھنے والا انسان کبھی نہیں کر سکتا۔ کسی شخص کی بے ادبی سے اسکے دشمنوں اور مخالفوں کو درد نہیں محسوس ہوتا۔ بلکہ دوستوں اور ماننے والوں کو ہوتا ہے۔ مرزا صاحب کی نسبت جو الفاظ آپ کے بلائے ہوئے مولویوں نے استعمال کئے ہیں۔ اگر وہی لفظ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کسی اور مذہب کا پیرو استعمال کرے۔ اور اس مجلس میں باغیرت مسلمان بیٹھے ہوں۔ تو جانتے ہو۔ اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ وہ جلسگاہ خون سے بھر جائیگا۔ اور وہ بدگو چند ہی منٹ میں اگلے جہان میں اپنی بدگوئیوں کا جواب دینے کے لئے بھیجدیا جاوے گا۔ اور یہی حال اسکے ساتھیوں کا ہو گا۔ جو تکلیف ازالہ سے سب مسلمانوں کو ہو سکتی ہے وہی تکلیف ہمیں حضرت مرزا صاحب کی نسبت اس قسم کے الفاظ استعمال کرنے سے ہوتی ہے۔ کیونکہ ہم آپ کو رسول کریم کا جانشین اور آپ کا روحانی بیٹا مانتے ہیں۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمیں آپ کے نام کی بھی غیرت ہے مگر آپ کے بلائے ہوئے مولویوں نے بغیر ہمارے احساسات کا خیال کئے اس قسم کے الفاظ استعمال کئے۔ اور ہمارے آدمی باوجود [illegible] خاموش رہے۔ کیونکہ انہیں [illegible] تھی کہ صبر و حوصلہ سے کام لیں۔ اسی طرح ہمارے معزز دوستوں کی ہتک کرنے کا ارادہ کیا گیا اور [illegible]

کے لئے بلا کر جب وہ جواب دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو ان سے سخت کلامی کی گئی۔ پس ان امور پر غور کریں اور سوچیں کہ کیا ایمانداری کا یہ نتیجہ ہوتا ہے۔

آپ لوگوں کو حضرت مرزا صاحب کا جھوٹ یا سچ معلوم کرنے کے لئے کہیں باہر سے مولوی بلانے کی ضرورت نہ تھی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کے لئے آپ کے گھر میں مولوی رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے خود مرزا صاحب کی ابتدائی اور آخری حالت کو دیکھا تھا۔ وہی آپ کے لئے کافی واعظ تھی۔ آج سے تیس سال پہلے آپ لوگ جانتے ہیں۔ قادیان کی کیا حالت تھی۔ اس وقت مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ قادیان کا نام دور دور مشہور ہو گا۔ اور دور دور سے لوگ یہاں چل کر آئینگے۔ اور اب وہی ہو رہا ہے۔ آپنے کہا تھا کہ قادیان بہت ترقی کریگی۔ اور اب ویسا ہی ہو رہا ہے۔ باہر کے دشمنوں کو جانے دو۔ قادیان کے دشمنوں کا دیکھو کیا حال ہوا۔ جب مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعوے کیا ہے۔ تو کس طرح آپکے مخالفوں نے شور مچایا۔ ہر قسم کے کام کرنے والوں کو کاموں سے روکا گیا۔ جو مہمان آتے تھے۔ ان کو روکا گیا۔ مسجد کا راستہ بند کیا گیا۔ بے وجہ دنگا اور فساد کیا گیا۔ مگر اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ بتاؤ تو اس بھرے ہوئے گھر کا اب کیا حال ہے۔ جسمیں پچیسیوں آدمی تھے۔ اب اس کا ایک یتیم ہے۔ اور وہ بھی اخیری ہو گیا ہے۔ اس گھر کی رونق اور حکومت کو دیکھو۔ اور پھر حضرت مسیح موعود کے مقابلہ کے بعد اس کی حالت کو دیکھو۔ اسی طرح آریوں نے جب بلا دیا آپ کا مقابلہ کیا۔ آپنے انکے متعلق قبل از وقت لکھ دیا کہ اب ہلاک ہونگے تو کس طرح تڑپا تڑپا کر طاعون نے ان مخالف گھروں کا صفایا ایک سال میں کر دیا۔ کہ جسنے اپنے ہاتھ سے ان مخالفوں کو مارا تھا۔ اسی نے ان کو ہلاک کیا۔ جو ہوشیار ہے راستی اور سچے بندوں کے دشمنوں کو ہلاک کرتا آیا ہے۔

آپ لوگوں کو چاہیئے تھا کہ ان واقعات سے عبرت پکڑتے لیکن آپنے عبرت نہ پکڑی اور گستاخی میں کمی نہ کی [illegible] کیونکہ [illegible] خدا کے [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی ضرورت نہیں۔ اگر آپ لوگ توبہ نہ کرینگے۔ تو اللہ تعالےٰ خود عبرت دکھائے گا اور ایسے رنگ میں دکھائیگا۔ کہ دشمنوں کا انجام مدتوں لوگوں کے لئے عبرت کا ذریعہ ہوگا خدا کے بیاروں کا مقابلہ آسان نہیں۔ نقل کرنی آسان ہے مگر اصل کی مشابہت حاصل کرنی مشکل۔ میں نے سنا ہے کہ آپ لوگوں کو خوش کرنے کے لئے ایک مولوی صاحب نے بیان کیا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص میرے پاس کچھ مدت رہے تو بذریعہ رؤیاء اور کشف اسکو معلوم کرا دوں گا کہ مرزا صاحب جھوٹے ہیں۔ ان مولویوں نے مسیح موعود کی نقل کی ہے۔ کیونکہ آپنے یہ اعلان کیا تھا۔ کہ اگر کوئی شخص چالیس دن میرے پاس آکر رہے۔ تو اسے میری صداقت میں کوئی نشان دیا جاوے گا۔ مگر خدا کی باتوں کی نقل کرنی آسان نہیں۔ اگر ان مولوی صاحبان میں اسقدر طاقت ہے۔ کہ وہ دوسروں کو رؤیا اور کشف کرا سکتے ہیں۔ تو ان کو خود رؤیا اور کشوف ضرور ہوتے ہونگے۔ وہ پہلے خود تو رؤیاء اور کشوف شائع کریں۔ جنمیں ان کو بتایا گیا ہو۔ کہ مرزا صاحب جھوٹے تھے۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی شرط ہوگی۔ کہ قسم کھا کر یہ بھی اعلان کریں کہ انکے کشوف و رؤیا نہ شیطانی ہیں اور نہ پراگندہ خیالات۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اور اگر میں جھوٹا ہوں۔ تو مجھ پر اور میرے اہل و عیال پر خدا کا غضب نازل ہو۔ اور اگر وہ ایسا کرنے کے بعد کسی عبرت انگیز آسمانی عذاب میں گرفتار نہ ہوں۔ اور ان پر اور انکے کنبہ پر غضب الٰہی نازل نہ ہو۔ تو مرزا صاحب کا جھوٹا ہونا ثابت ہو جائیگا۔ لیکن مجھے غالب خیال ہے۔ کہ وہ یہ جرأت نہیں کرینگے۔ کیونکہ ہر ایک انسان کا دل اس کے کاموں پر گواہ ہوتا ہے۔ اور اگر کرینگے۔ تو یقیناً آسمانی عذاب میں مبتلا ہونگے۔

میں آخر میں پھر آپ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے کھلے کھلے نشانات پر ایمان لاؤ۔ اور اسکے راستبازوں کی تکذیب سے باز آجاؤ۔ ورنہ انجام اچھا نہ ہوگا۔ میں اپنی طرف سے ادا کر چکا ہوں اب آپ جانیں۔ اور آپکا کام۔ جو شیر کے منہ میں اپنی گردن دیگا۔ ہلاک ہی ہوگا +

۲۶ نومبر ۱۹۱۷ء

میرزا محمود احمد۔ رئیس قادیان (خلیفۃ المسیح الموعود)

جنازہ غائب

مولوی کرم داد صاحب دوالیاں جو پنگیوں والی احادیث کی تفسیر کا خاص ملکہ رکھتے ہیں۔ اور ذی علم۔ مخلص احمدی ہیں۔ انکی والدہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا ہے احباب اس مخلص احمدیہ کا جنازہ پڑھ دیں۔ مرحومہ کی عمر ۹۰ سال تھی مگر گھر کا کاروبار اخیر تک اپنے ہاتھوں سے کرتی تھیں +

آورڈے

۱۲ دسمبر کو یوم الہند ہے۔ جبکہ زخمی سپاہیوں کے لئے عام چندہ ہوگا پنجاب نے امپیریل ریلیف فنڈ۔ پھر ہوائی جہازوں کے فنڈ اور آخر قرضہ فنڈ میں اپنی شان کے مناسب حصہ لیا۔ امید ہے۔ اس موقعہ پر بھی وہ دوسرے صوبوں پر اپنی امتیازی وفادارانہ فوقیت ظاہر کریگا۔ خصوص جماعت احمدیہ کے تمام ممبر۔ کیونکہ زخمیوں کی مدد تو ہر مذہب میں ثواب کی بات ہے +

مارشیس سے تار آیا ہے کہ مولوی عبید اللہ صاحب اور مولانا مولوی غلام محمد صاحب بی۔ اے کا خیال بخیریت مارشیس پہنچ گیا +

شاہی حکیم اعلیحضرت حکیم الامۃ مولانا مولوی نورالدین صاحب کی مجرب و تیر بہدف ادویات

محافظ حمل

یہ ان مستورات کے لئے تریاق ہے۔ جنکے حمل گر جاتے ہوں۔ یا بچے پیٹ ہی میں مر جاتے ہوں یا پیدا ہو کر تمام عمر کے لئے داغ مفارقت دے جاتے ہوں۔ جسکو عام لوگ اٹھرا کہتے ہیں۔ یہ دوائی نامرادوں کی مرادوں کو پورا کرنے کے لئے گوہر بے بہا ہے۔ آزمائش شرط ہے

قیمت صرف پانچ روپیہ (صہ)

حب اکسیر

بدن نحیف۔ آنکھیں زرد۔ چہرہ بے رونق۔ جب ذرا بیٹھکر اٹھے۔ تو آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا۔ جب ذرا دوڑے تو دم پھول گیا۔ رنگت ایسی زرد گویا مُردنی چھائی ہوئی ہے۔ معدے میں فتور۔ غذا نہ تو ہضم ہوتی ہے۔ نہ وقت پر رفع حاجت دائمی قبض کی شکایت۔ ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف جگر۔ گویا تمام اعضائے رئیسہ کمزور۔ جسم میں سستی و کاہلی۔ کسی کام کے کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ نہ کوئی کام سرانجام ہوتا ہے۔ حب اکسیر کے چند دفعہ ہی کے استعمال سے کمزوری کے یاس اور مایوس مریضوں نے جو اپنے آپ کو

زندہ در گور خیال کئے ہوئے تھے

تندرستی اور دوبارہ جوانی کا منہ دیکھ رہے ہیں قیمت فی شیشی عہ

سُرمہ نور

اس کا روزانہ استعمال آنکھوں کو روشن و دیگر تمام شکایات۔ دھند۔ غبار۔ نظر کا تھک جانا۔ وغیرہ دور کر کے آئندہ اچانک امراض سے محفوظ رکھتا ہے۔ قیمت صرف فی تولہ دو روپے (عہ)

خوشبودار تیل

بالوں کو نرم ملائم چمکدار کرنے کے علاوہ خوشبو ایسی ایسی بھینی بھینی کہ پاس بیٹھنے سے معطر ہو جاتا ہے۔ خصوصاً بیگمات اور شریف زادیوں کے لئے عجیب تحفہ ہے۔ قیمت فی شیشی عہ

فہرست کارخانہ سے مفت طلب کرو

ملنے کا پتہ

مینجر رفیق حیات (پنجاب) قادیان

ملنے کا پتہ: مینجر "رفیق حیات" قادیان (پنجاب)

ضیاء الاسلام پریس قادیان میں شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر کے اہتمام سے چھپوا کر ایم قاسم علی پبلشر نے شائع کیا +